بریلویت کا شیش محل

مولانا سید طاہر حسین گیاوی

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

بریلویت کا شیش محل

شیشے کے گھر میں بیٹھ کے پتھر ہیں پھینکتے
دیوارِ آہنی پر حماقت تو دیکھئے

● اس کتاب میں بریلویت کے شیش محل میں بیٹھ کر اکابر علماء دیوبند کے دین وایمان کی آہنی دیوار پر تکفیر و تضلیل اور لعن وطعن کی اینٹیں پھینکنے والے رضا خانیوں کی حماقت کا پردہ چاک کرکے بتایا گیا ہے کہ ان اینٹوں کی زد سے خود وہ شیش محل بھی ویران و برباد بلکہ چکنا چور ہو جائے گا، جس کے حصار کو محفوظ قلعہ انھوں نے تصور کر رکھا ہے، اور جہاں سے وہ تکفیری گولہ باری کر رہے ہیں۔

مولانا سید طاہر حسین گیاوی

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

نام کتاب : بریلویت کا شیش محل

مؤلف : سلطان المناظرین حضرت الحاج مولانا
سید طاہر حسین صاحب گیاوی مہتمم دار العلوم حسینیہ پلاموں

بار اشاعت : دسواں ایڈیشن جولائی ۲۰۰۳ء

کمپوزنگ : پرنٹ آرٹ دہلی فون:23634222

طباعت :

ناشر : کتب خانہ نعیمیہ دیوبند یوپی

ملنے کے پتے

- دار العلوم حسینیہ ڈنڈیلہ کلاں پوسٹ رہلا ضلع پلاموں (بہار)
- مولانا محمد زاہد حلیمی قاسمی مقام و پوسٹ سمریا ضلع بھاگل پور (بہار)
- مکتبہ حلیمی لبوکھر پوسٹ باراہاٹ ضلع بانکا (بہار)
- سید عبد الناصر مغیث گیاوی مقام سرکی چک پوسٹ سندیش ضلع بھوجپور
- کتب خانہ نعیمیہ دیوبند سہارنپور۔ یوپی

فہرست عناوین

درست ہونے کا امکان بھی ختم ہو جاتا ہے۔ مثلاً ایک شخص خالد نامی شادی شدہ بریلی کا رہنے والا بقید حیات ہے، لیکن اس کے متعلق کسی نے یہ استفتا کر دیا کہ عرصہ ایک سال ہوا کہ خالد انتقال کر چکا ہے اس لیے دریافت طلب امر یہ ہے کہ خالد کی بیوی سید محمد کچھوچھوی سے شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟ مفتی نے جواب دے دیا کہ چونکہ خالد کے انتقال کو ایک سال ہو چکا اور عدت وفات بھی گزر چکی ہے اس لیے اس کی بیوی سید محمد صاحب کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے۔ اب اس فتویٰ کو لے کر سید محمد ہاشمی صاحب نے خالد کی بیوی کے ساتھ نکاح زبردستی کر لیا تو کیا یہ فتویٰ اور ہاشمی صاحب کا یہ عمل کسی طرح درست ہو سکتا ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ یہ کام ہرگز درست نہ ہوگا۔ لیکن آپ یہ بھی غور فرمایئے کہ اس میں غلطی مفتی کی ہے یا مستفتی کی؟

ظاہر ہے کہ مستفتی کے سوال میں درج اصل واقعہ ہی صحیح نہ تھا اس لیے جواب بھی اصل واقعہ کے متعلق نہ ہوگا بلکہ صرف سوال کی عبارت سے جواب کا تعلق ہوگا اور بلاشبہ فتویٰ سوال کی عبارت کے لحاظ سے صحیح ہے اگرچہ اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ وہ جواب اصل واقعہ کے لحاظ سے بالکل غلط ہے۔

کلام کی مراد مخاطب کے لحاظ سے متعین ہوتی ہے

دوسری بات اس جگہ خیال رکھنے کی یہ بھی ہے کہ کسی بات کا اظہار اپنے عقیدہ اور فکر کی واقعی ترجمانی کے طور پر بھی ہوتا ہے اور کبھی محض فریق اور مخاطب پر الزام قائم کرنے کے لیے ایک بات کہی جاتی ہے وہ اپنا عقیدہ نہیں ہوتا۔ درج ذیل واقعہ سے اس چیز کو اچھی طرح سمجھا جا سکتا ہے:

ولما ذهب ابوبكر ابن الباقلاني في السفارة بالقسطنطنيه عرفوا قدره وخافوا ان يمتنع من السجود للملك فادخلوه من باب صغير ليدخل منحنيا ففطن لها فدخل مستدبرا بعجزه ولما اراد بعضهم القدح في المسلمين فقال ما قيل في مرأة نبيكم يريد شان الافك فقال نعم ثنتان رميتا بالزنا مريم وعائشه فاما مريم فجاءت بولد وهي عذراء واما عائشه فلم تات بولد مع انه كان لها زوج فبهت النصراني وظهران براة عائشة اظهر من براة مريم۔ (المنتقی للذہبی ص ۷۱، ۷۲)

جب قاضی ابوبکر باقلانی قسطنطنیہ کی سفارت پر بھیجے گئے اور ان کی شخصیت کا وہاں کے عیسائی لوگوں کو علم ہوا تو انھوں نے محسوس کر لیا کہ یہ بادشاہ کو سجدہ نہیں کر سکتے اس لیے انھوں نے قاضی ابوبکر باقلانی کو بہت چھوٹے دروازہ سے بادشاہ کے دربار میں داخل کیا تا کہ جھکتے ہوئے اندر جائیں، مگر انھوں نے اس بات کو بھانپ لیا اور وہ اپنی پشت بادشاہ کی طرف پھیرتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ اس کے بعد عیسائیوں میں سے کسی نے مسلمانوں پر تنقید کرنے کے ارادے سے سوال کیا کہ تمہارے پیغمبر کی بیوی (عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے بارے میں کیا کہا گیا ہے۔ اس کا اشارہ واقعہ افک کی طرف تھا تو قاضی ابوبکر نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ دو عورتوں پر بدکاری کا الزام لگایا گیا

ہے حضرت مریم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما مگر حضرت مریم کو لڑکا پیدا ہوا جب کہ وہ غیر شادی شدہ تھیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بچہ نہ ہوا جب کہ وہ شوہر والی بھی تھیں۔ پس وہ عیسائی حیران و ششدر ہوگیا اور واضح ہوگیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی برأت حضرت مریم کی بہ نسبت زیادہ ظاہر ہے۔

امام ابوبکر باقلانی کی جلالت علمی اور اہل سنت کے درمیان جو ان کا مقام ہے اس کو سامنے رکھئے اور اس واقعے کو دیکھئے۔ اگر کوئی شخص قاضی ابوبکرؒ کے متعلق اس واقعہ کی وجہ سے یہ استفتا کرلے کہ ایک شخص حضرت مریم کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ جب ان پر زنا کی تہمت لگائی گئی تھی تو وہ غیر شادی شدہ تھیں اور اس کے بعد لڑکا بھی پیدا ہوگیا لہٰذا شخص مذکور کے نزدیک بدکاری کا الزام حضرت مریم پر درست ہے تو کیا ایسا استفتاء کرنے والا قاضی ابوبکر باقلانی کے سر پر الزام تھوپنے والا مجرم نہیں کہا جائے گا؟ ہر باشعور یہی کہے گا کہ ضرور یہ شخص مجرم ہے اس لیے کہ قاضی ابوبکر نے اپنا عقیدہ یہ نہیں بتایا ہے بلکہ عیسائیوں پر الزام عائد کرنے کے لیے ان کے جواب میں یہ بات کہی ہے جس کا ان کے عقیدے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پس اسی طرح قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو بات اپنی کتاب اسلام اور مغربی تہذیب کے اندر تحریر کی ہے اس کا تعلق اپنے عقیدہ سے نہیں ہے بلکہ قرآن وحدیث کی روشنی میں عیسائیوں کے عقیدہ کے خلاف ایک الزام عاید کرنا ہے لیکن مستفتی نے اس کو مصنف کا عقیدہ بنا کر پیش کیا ہے اس لیے جواب میں جو کچھ مفتی نے لکھا وہ اگر چہ سوال کے لحاظ سے بالکل صحیح

ہے مگر اس کا قاری محمد طیب صاحبؒ یا ان کی کتاب سے کوئی تعلق نہیں کیوں کہ سوال میں تحریر کردہ اقتباسات سے وہ بات واضح نہیں ہوسکی ہے جو اصل کتاب میں مصنف نے بیان کی ہے۔

ہاشمی صاحب قائل اور ناقل میں فرق نہیں کرتے

تیسری بات جو خاص طور سے اس جگہ قابل لحاظ ہے وہ یہ کہ قاری محمد طیب صاحب نے ان اقتباسات میں جو کچھ پیش کرنا چاہا ہے وہ ان کی اپنی بات نہیں ہے بلکہ علامہ عبدالغنی نابلسیؒ سے انھوں نے اس کو نقل کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے لہٰذا قاری محمد طیب صاحبؒ کی حیثیت صرف ناقل کی ہے، قائل کی نہیں۔ لہٰذا جو فتویٰ اس پر لگایا جائے گا وہ اصل قائل پر چسپاں ہوگا نہ کہ ناقل پر۔ پس اگر کوئی شخص لطائف دیوبند سے اسی عبارت کو نقل کرکے کہ ہاشمی صاحب نے اپنی کتاب لطائف دیوبند کے صفحہ ۱۷، ۱۸ پر یہ بات لکھی ہے لہٰذا ایسے شخص کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے اور جواب میں مفتی وہی کچھ تحریر کرے جو کچھ قاری محمد طیب صاحب کی کتاب کے اقتباسات کے سلسلے میں تحریر کیا ہے تو کیا اس فتوے سے ہاشمی صاحب کی تکفیر ہوجائے گی اور وہ اپنے اوپر اس فرد جرم کو صحیح تسلیم کرلیں گے؟ اور کیا وہ فتویٰ ہاشمی صاحب کے اوپر چسپاں کرنا کسی ہوش مند کے نزدیک قابل توجہ بات ہوسکتی ہے؟ اگر نہیں تو ہاشمی صاحب کو اپنے ہاتھ کی صفائی دکھانے اور تکفیری پیاس کو بجھانے سے پہلے قاری محمد طیب صاحب کی اصل کتاب کو دیکھنے کے بعد ہی اس فتویٰ کو خاص ان کی ذات پر چسپاں کرنا چاہئے تھا لیکن مستفتی اور مفتی دونوں میں سے کسی نے بھی اس نظریے کے ناقل